46827-کیا نذر یا عقیقہ یا ولیمہ کے بدلے رقم نکالنا جائز ہے ؟

سوال

کیا نذر اور عقیقہ اور ولیمہ کے بدلے مال خرچ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

نذر کے سبب جو لازم آتا ہے اس کے بدلے رقم ادا کرنے سے نذر پوری نہیں ہوگی، الا یہ کہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لیے رقم دینے کی نذر مانی ہو، تو طرح اس نے نذر مانی ہے مال کی ادائیگی کرنا جائز ہے، لیکن اگر اس نے اپنا سارا مال خرچ کرنے کی نذر مانی ہو تو اس پر سارا مال دینا لازم نہیں ہوگا بلکہ وہ مال کا تیسرا حصہ خرچ کرے گا.

اور اسی طرح عقیقہ اور ولیمہ کے بدلے میں رقم کی ادائیگی کرنے سے عقیقہ اور ولیمہ کی ادائیگی نہیں ہوگی، کیونکہ عقیقہ میں سنت یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے، اور اسی طرح شادی کے ولیمہ میں بھی سنت یہ ہے کہ شادی کے بعد انسان ولیمہ کی دعوت کرے چاہے ایک بکری کے ساتھ ہی.

کیونکہ صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی کو ان کی شادی کے بعد فرمایا تھا :

"ولیمہ کرو چاہے ایک بکری ہی"

اس میں سنت طریقہ تو یہی ہے، اور اس کے بدلے رقم اور مال خرچ کرنا خلاف سنت ہے، اور اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اور نہ ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا، اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے ان کے بعد ایسا عمل کیا.

لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں جو صحیح ثابت ہے اس پر عمل کرے، اور اس کے علاوہ ہر چیز کو ترک کر دے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.